© rasailojaraid.com

حبیب الرحمٰن بٹالوی

گل چیں نے گلشن بیچ دیا

آؤ گلشن کتھا لکھتے ہیں
جہاں مالی اکثر بکتے ہیں
کچھ پاؤں کے کانٹے چنتے ہیں
دکھ درد کی چادر بُنتے ہیں
جس نے بھی وفا کا عہد کیا
اُس نے ہی جفا کر ڈالی
اسباب لٹا ہے راہوں میں
کانٹوں سے بھری ہے ہر ڈالی
ہے دشت و چمن میں آگ لگی
اور کوچہ کوچہ باڑ لگی
سب باغ باغیچہ بُد بُد بھی
ہر پھول اور پتا بلبل بھی
سب غیرت عزت شوکت بھی
گلچیں نے گلشن بیچ دیا
جب دین کا داعی رندوں کے
ہاتھ میں دے کر ہاتھ چلے
حجروں میں مُجرا ساتھ چلے
جب باطل طاقت ایک ہوئی
اور اہلِ دانش بینش نے

جو قول تھے سچے بیچ دیے
ماؤں نے بچے بیچ دیے
جب ڈاکے، بھتہ خوری سے
اور لاش بھری اِس بوری سے
جب بھوک اور ننگ کی ڈوری سے
ہر ایک کا جینا تنگ ہوا
ہاتھوں میں پھول بھی سنگ ہوا
ہر بندہ تیر تفنگ ہوا
یہ ظلم اور جور کی نگری ہے
یہ ہمدم! میری بستی ہے
روٹی سے گولی سستی ہے
ظلمت کا دور اب آیا ہے
ہر ایک کی منزل مایا ہے
ادبار کا بادل چھایا ہے
بادل سے پتھر برسیں گے
کثر دم نہیں، از در برسیں گے

© rasailojaraid.com